عید کارڈ کا شرعی جائزہ

جاری کردہ

دار الافتاء جامعہ المرکز الاسلامی

تمہید:

ہر قوم کے لئے خوشی کا موقع مقرر ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے لئے خوشی کے مواقع ''عیدین کے دن'' ہیں۔

حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ تم سال میں دو دن خوشی منایا کرو۔ اب اللہ تعالیٰ نے تم کو سال میں دو دن بہتر عطاء فرمائے ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ یہ ایام کھانے، پینے اور باہم خوشی کا لطف اٹھانے اور خدا کو یاد کرنے کے ہیں۔ ہر قوم اپنی خوشی کا دن اپنے اپنے طریقہ کے مطابق گزارتی ہے۔ عید کا دن گزارنے کے لئے ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ شریعت میں کونسے طرز عمل اختیار کرنے کا حکم ہے۔ عید ایک شکرانہ ادا کرنے کا دن ہے۔ جس میں شریعت نے سب سے پہلے بارگاہ ذوالجلال میں ایک اجتماعی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ عید الفطر کے موقع پر شریعت نے ہر عاقل، بالغ، صاحب حیثیت پر (صدقہ، الفطر) واجب کیا ہے۔ س کا مقصد بھی ناداروں اور غریبوں کی مدد کرنا ہے۔ اور عید الاضحیٰ کے موقع پر ''قربانی'' عاقل، بالغ، صاحب نصاب شخص پر واجب کی ہے۔ اور اس کا گوشت غریبوں میں بانٹنے کی تلقین کی ہے۔ پھر فرمادیا ہے کہ اس سے غریبوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہوتا ہے۔ الغرض ان مواقعوں میں شریعت کے بیان کردہ اصول کو آپنانا چاہیئے۔ عصر حاضر میں عید کارڈ بھیجنے کے رسم نے خوشی کے ایک نئے طرز خوشی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ جس کا اسلام میں کوئی اصل نہیں بلکہ تاریخی حقائق سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ خالصتاً کفار کی رسم بد ہے۔ اور کفریہ طاقتوں کی یہ بڑی خطرناک ثقافتی یلغار ہے۔ ابتداء یہود و نصاریٰ نے اچھی عمارتوں اور مقدس مقامات کی تصویروں سے مزین کر کے عید کارڈ پھیلانے شروع کئے جب آہستہ آہستہ لوگوں میں یہ چیزیں پھیلنے لگیں۔ تو اپنی مکارانہ چال کے مطابق انسانیت اور اخلاق سے گری ہوئی تصاویر نے مقدس مقامات کی تصاویر کی جگہ لے لی۔ اور عید کارڈ درجہ ذیل مذکورہ بہت سے برائیوں کا رقع بن گیا۔

عید کارڈ میں چند گناہ کی باتیں۔

عید کارڈ ایک رسم:

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب فقہی رسائل میں تحریر فرماتے ہیں۔

''ہمارے معاشرے میں عیدین کے مواقع پر بالخصوص عید الفطر پر عید کارڈ بھیجنے کا بہت ہی رواج ہے، ہر خاص و عام پڑھا لکھا یا جاہل عید کارڈ بھیجنے کا ضرور اہتمام کرتا ہے۔ اور ایک نہیں متعدد کارڈ بھیجتا ہے۔ اور خوبصورت سے خوبصورت کارڈ روانہ کرتا ہے۔ عید الفطر آنے

سے ہفتوں پہلے بک اسٹالوں کا چکر لگانا شروع کرتا ہے۔ جہاں شروع رمضان ہی سے نت نئے عید کارڈ فروخت کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ جن میں اعلیٰ، متوسط ادنیٰ ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ قیمتوں والے کارڈ بھی ہوتے ہیں۔ انہیں خریدنے اور ارسال کرنے کو کوئی گناہ سمجھتا ہے اور نہ خلافِ شریعت بلکہ اظہارِ مسرت اور عید کی مبارکبادی کا ایک جدید اور مُہذّب طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ بحالات موجودہ عید کارڈ اس قدر منکرات اور مفاسد پر مشتمل ہوتا ہے۔ کہ جن کی موجودگی میں اس کو خریدنے اور بھیجنے سے مسلمانوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔

عید کارڈ میں چند گناہ کی باتیں یہ ہیں:

☆ بہت سے عید کارڈ جانداروں کی تصاویر پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی میں طوطا کسی میں بگلا کسی میں کوئی دوسرا خوبصورت پرندہ یا جانور بنا ہوا ہوتا ہے۔ جبکہ جانداروں کی تصویر کھینچنا، بنانا، چھاپنا دیکھنا اور پسند کر کے دوسرے شخص کے پاس بھیجنا سب گناہ ہی گناہ ہے۔

☆ بہت سے عید کارڈ فلمی ستاروں، ایکٹروں اور اداکاروں کی رنگین تصاویر پر مبنی ہوتے ہیں۔ جنہیں خاص مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ ایسے عید کارڈوں کے گناہ عظیم ہونے میں کیا شک ہے۔

☆ بعض عید کارڈ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جس میں عریاں یا نیم عریاں عورتوں کی رنگین تصاویر ہوتی ہے۔ جن کو دیکھنا بنانا چھاپنا سب گناہ ہی گناہ ہے۔ انہیں خرید کر بھیجنا اور بھی بڑا گناہ ہے۔ اور اس کی آمدنی حرام ہے۔

☆ بعض عید کارڈ آیات قرآنی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اور عید کارڈ وصول ہونے دیکھنے اور پڑھنے کے بعد کوڑے کی ٹوکری میں ڈال دیا جاتا ہے یا اور کسی جگہ ڈال دیا جاتا ہے۔ جس سے آیات الٰہی کی بے ادبی اور سخت بے حرمتی ہوتی ہے۔ جو بلاشبہ گناہ ہے۔

☆ پھر عید کارڈ بھیجنے والوں کا آپس میں اعلیٰ سے اعلیٰ عید کارڈ بھیجنے کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ہر شخص دوسرے سے بہتر اور عمدہ عید کارڈ بھیجنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ اس کے عید کارڈ کی سب سے زیادہ تعریف اور تذکرہ ہو یہ کھلی ریاکاری ہے۔ جو گناہ عظیم ہے۔ اور نیز گناہ کے کام میں مسابقت اور مقابلہ اس کی سنگینی کو اور بڑھا دیتا ہے۔

☆ پھر جو شخص گھٹیا عید کارڈ بھیجتا ہے۔ تو اس کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اوّل تو کسی کو طعنہ دینا خود گناہ عظیم ہے۔ پھر ایک گناہ کی بات پر دوسرے کو طعنے دے کر مجبور کرنا یا ابھارنا اور بھی زیادہ گناہ ہے۔

☆ بعض جگہ عید کارڈ بھیجنے میں ادلہ بدلہ کا تصور بھی کارفرما ہوتا ہے۔ آپ نے بھیجا تو دوسرا بھی بھیجے گا اگر آپ نے نہ بھیجا تو دوسرا بھی نہ بھیجے گا اور گناہ میں ادلہ بدلہ بھی گناہ ہے۔ اور گلہ شکوہ بھی برا ہے۔

☆ بعض عید کارڈ ظاہری خرافات سے خالی ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی میں گلاب کے پھول ہوتے ہیں۔ جن پر حضرات اہل بیت رضوان اللہ عنہم کے نام درج ہوتے ہیں۔ بعض میں حرمین شریفین کے نقشے یا خوبصورت باغات اور سبزیاں بنی ہوتی ہے۔ جن میں جانداروں کی تصاویر نہیں ہوتیں۔ لیکن اس طرح عید کارڈ سے بھی بچنا چاہئے۔

☆عید کارڈ بھیجنے میں یہاں تک غلو ہو چکا ہے۔ کہ ہزاروں بندگان خدا روزہ کی نعمت سے محروم ہیں۔اور صدقۃ الفطر ادا نہیں کرتے ،لیکن عید کارڈ قیمتی خریدنا اور احباب کو روانہ کرنا نہیں بھولتے کہ جیسے یہ بھی کوئی فرض ہے۔ کس قدر غفلت اور گناہ کی بات ہے۔

☆بعض لوگ ٹیلی فون اور تار کے ذریعے عید کارڈ کی مبارکباد دینا ضروری تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں یہ محض ایک رسم ہے۔ اس طرح بے شمار گناہوں کے ساتھ عید کارڈوں میں ہزاروں لاکھوں روپیہ ضائع و برباد ہوتا ہے۔ جو بلا شبہ اسراف وتبذیر میں داخل ہے۔اور گناہ در گناہ ہے۔ اگر اتنی رقم غرباء فقراء اور مساکین پر خرچ کی جائے تو کتنے ہی تنگدست گھرانے خوشحال ہو جائیں ،بیمار تندرست ہو جائیں ،روزی کے محتاج برسر روزگار ہو جائیں، حق تعالیٰ فہم صحیح عطاء فرمائیں اور اس گناہ عظیم سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

العبد عظمت اللہ بنوی

نائب مفتی جامعہ المرکز الاسلامی

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستگی کامیابی کاذریعہ ہے۔

آج ہمارے بود و باش کا طریقہ قطعاً غیر اسلامی ہو گیا ہے۔لباس میں یہود و نصاریٰ کی نقل فخر کا باعث بنی ہوئی ہے۔سر سے پاؤں تک ایک مسلمان ایسے لباس میں ملبوس نظر آتا ہے جو کفار و فساق کا شعار ہے۔عورتوں میں عریانی اور بے حیائی کے مظاہر اس قدر عام ہیں کہ ایک شریف اور باحیا انسان کی نظریں شرم وحیا و غیرت سے جھک جاتی ہیں۔گھروں میں مورتیوں اور تصویروں کی بھرمار ہے، گانے بجانے کا شغل عام ہو گیا ہے۔ یہ حیا سوز حرکتیں آج فیشن کا جز لاینفک بنی ہوئی ہیں۔کاروبار میں جھوٹ ،فریب اور دھوکا لوٹ مار روز مرہ کا دستور بنے ہوئے ہیں۔سود اور جوئے کو برائی اور گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔حلال ہی نہیں حرام کی حرص زیادہ سے زیادہ ہوتی جا رہی ہے بغض وحسد، ریاکاری اور منافقت کا چلن اتنا ہے کہ کوئی بھی پاک نظر نہیں آتا۔ یہ سب اس لئے ہے کہ ہم نے رسول اللہ (ﷺ) کی اتباع اور ان کی تعلیمات کی پیروی چھوڑ دی ہے حالانکہ جس خسارے اور نقصان سے آج ہماری قوم دوچار ہے اگر اس کا صحیح صحیح جائزہ لے کر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ احکام اسلام سے روگردانی ہی ہماری بیمار قوم کا اصل مرض ہے، اور اس کا علاج صرف دامن رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے وابستگی ہے اور کچھ نہیں۔ دنیا نے آپ کے دامن سے وابستہ رہ کر کامیاب زندگی کا تجربہ کیا ہے۔آج کے جدید دور کے تقاضوں کے پیش نظر بھی کامیابی حاصل کرنے کے لئے اسی دامن سے وابستگی شرط اول ہے۔

(فرمودہ: شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ)